احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر : نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 103 | سوموار-8 ذوالحجہ -1415ھ' 8 ہجرت 1374ہش' 8 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا شناسی کی طرف جلد قدم بڑھانا چاہیئے

یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے۔ مگر خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے خدا تعالیٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی۔ اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا رہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہے جب اللہ تعالیٰ اس کے رجوع اور توبہ کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں غیب سے ایک بات پڑ جاتی ہے اور وہ گناہ سے نفرت کرنے لگتا ہے اور اس حالت کے پیدا ہونے کے لئے حقیقی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ (اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں)

جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ دنیا میں دیکھو کہ بعض خرگدا ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہر روز شور ڈالتے رہتے ہیں۔ ان کو آخر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو قادر اور کریم ہے جب یہ اَڑ کر دعا کرتا ہے تو پا لیتا ہے۔ کیا خدا انسان جیسا بھی نہیں۔

یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دعا قبول ہو جاتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی کیونکہ گناہ کے دور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لئے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۲)

جھگڑنے والوں کو نیکیوں کی توفیق نہیں ملتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یہ چیزیں جو ہمارے معاشرہ میں جڑ پکڑ رہی ہیں لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ میں خوب کھول کر جماعت کے سامنے بیان کر دیتا ہوں کہ آپ کو نیک کاموں کی توفیق مل ہی نہیں سکتی جب تک ان مصیبتوں سے نجات نہ پائیں۔ (کلام الٰہی) نے اس کا یہ نقشہ کھینچا ہے (-) وہ قوم جس کی گردن میں طوق پڑے ہوئے ہوں وہ ترقی کس طرح کر سکتی ہے' وہ آگے کس طرح بڑھ سکتی ہے۔ جن لوگوں نے بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں اور ان کی کمریں دہری ہو رہی ہوں وہ دنیا کو ساتھ لے کر کس طرح چلیں گے۔ (-) جب تک آپ اپنے وجودوں کو پاک اور ہلکا نہیں کرتے آپ کس طرح دنیا کے بوجھ اٹھا سکیں گے۔ اس وقت تو کیفیت یہ ہے کہ ہم اپنی جماعت کے بوجھ اٹھانے کے قابل بھی نہیں ہیں جب تک ہم یہ جھگڑے پوری طرح نپٹا نہیں لیتے۔ بڑے عظیم الشان کام ہمارے سامنے پڑے ہوئے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ ہم نے سفر کرنے ہیں' آپ نے جھگڑوں کی یہ پنڈیں' یہ گٹھڑیاں ساتھ لئے تو نہیں پھرنا۔ (دین حق) کی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو رہے ہوں اور تیز رفتاری سے قدم اٹھانے کے دعوے ہوں اور گندگیوں کے ڈھیر اور جھگڑوں کی مصیبتوں (پنجابی میں کہتے ہیں کہ پنڈیں یعنی گٹھڑیاں مگر پنڈ میں جو لفظ کا مزہ ہے وہ گٹھڑی میں نہیں ہے بوجھ کے ساتھ لفظ پنڈ ہی دماغ میں آتا ہے) کا بوجھ ایک گٹھڑی بنا ہوا سر پر لدا ہوا اور

باقی صفحہ ۷ پر

متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن پر خطبہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ مورخہ ۱۰- مئی ۹۵ء کو پاکستان کے وقت مطابق شام چھ بجے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہو گا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات

○ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدیہ ٹی وی کی نشریات آئندہ مستقل طور پر پاکستان کے وقت کے مطابق گیارہ بجے قبل از دوپہر سے لے کر گیارہ بجے شب تک جاری رہا کریں گی۔ Live time کی نشریات ۳-۳۰ بجے سہ پہر سے ۹ بجے شب تک جاری رہیں گی۔ اور Play time نشریات گیارہ بجے دن سے ۳-۳۰ بجے سہ پہر تک اور ۹ بجے شب سے گیارہ بجے شب تک جاری رہا کریں گی۔ احباب اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں۔

(نظارت اشاعت)

افسوسناک حادثہ

○ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم داؤد احمد ناصر صاحب قائد خدام الاحمدیہ محمود آباد (سندھ) ابن مکرم ڈاکٹر محمود احمد نسیم صاحب مورخہ ۹۵-۴-۲۴ کو موٹر سائیکل سے گر کر ٹرک کے نیچے آجانے کے باعث جائے حادثہ پر ہی وفات پا گئے۔ موصوف نہایت مخلص اور فدائی نوجوان تھے۔ ان کی والدہ صاحبہ اس وقت شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی والدہ کو بھی صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری غلام رسول صاحب وڑائچ آف چک نمبر ۹ فورڈ ضلع بہاولنگر (والد مکرم مبارک احمد طاہر صاحب انسپکٹر تحریک جدید) بقضائے الٰہی مورخہ ۹۵-۴-۲۰ بروز جمعرات وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ

باقی صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8- ہجرت ۱۳۷۴ ہش — 8 - مئی ۱۹۹۵ء

اچھے کاموں کو نیکیاں بنائیں

ایک شخص ایک کام کرتا ہے تو ہم اسے اچھا کام کہتے ہیں۔ دوسرا شخص وہی کرتا ہے تو ہم اسے نیکی کا نام دیتے ہیں۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ اگر انسان اپنی مرضی سے اور اپنے خیال کے مطابق۔ یوں ہی کہہ لیجئے کہ اپنے آپ کو خوش کرنے کے لئے۔ کوئی کام کرے تو ہم اسے اچھا کام کہہ سکتے ہیں۔ وہ کسی غریب کی مدد کر رہا ہو۔ کسی بیوہ کے کام آرہا ہو۔ کسی یتیم کا ہاتھ پکڑ کر اسے بہتر زندگی بسر کرنے کا واسطہ بن رہا ہو۔ چاہے یہ شخص دہریہ ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے کام تو وہ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے ان کاموں کو اچھا کام تو کہا جا سکتا ہے نیکی صرف اسی شخص کے اچھے کام کو کہا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی خاطر کرے۔ کام تو دونوں کے ایک ہی ہیں۔ لیکن دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ایک شخص اپنے لئے کام کرتا ہے۔ اپنی خوشی کے لئے کام کرتا ہے۔ اور ایک شخص خدا تعالیٰ کی خوشی کے لئے کام کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں صرف اچھے کام نہیں بلکہ نیکیاں کرنی چاہئیں۔ اپنے اچھے کاموں کو نیکیاں بنانے کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ ہم اپنے کام خدا تعالیٰ کی خاطر کریں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنتے ہوئے کریں۔ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ ہم بھی لوگوں پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہے۔ ہم بھی لوگوں کی مدد کریں۔ گویا کہ ہر وہ کام جسے ہم اچھے سمجھ کر کریں وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کیا جائے۔ اگر ہم ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ ہماری نیکی کو قبول بھی کرتا ہے اور ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کی توفیق بھی دیتا ہے۔ وہ ہماری کمزوریوں پر پردہ پوشی کرتا ہے اور ہمیں ایسے کام کرنے کی بھی توفیق دے دیتا ہے جو عام طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری استطاعت سے باہر ہیں۔ وہ ہماری استطاعت کو وسعت عطا کر دیتا ہے۔ وہ اپنے فضلوں سے ہمارے لئے نیکیوں پر نیکیاں کرنے کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ ہمارے دل کو بدل دیتا ہے۔ ہمارے ذہن کو بدل دیتا ہے۔ ہماری استطاعت کو بدل دیتا ہے۔ نہ صرف استطاعت کو بدل دیتا ہے بلکہ اپنی معروف استطاعت سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق دے دیتا ہے۔ وہ نیکیاں کرنے کے لئے ہمیں مال و دولت بھی عطا کر دیتا ہے اور صرف مال و دولت عطا نہیں کرتا بلکہ اس مال و دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ بھی دیتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اس کی خاطر کرتے ہیں۔ وہ اس کی صفات کو مد نظر رکھتے ہوئے کرتے ہیں اور حقیقتاً وہ چاہتا ہے کہ ہم اسی کے اخلاق کو اپنائیں۔ یعنی اسی کی صفات سے انسانی حدود تک متصف ہونے کی کوشش کریں اور جب ہم ایسا کرتے ہیں تو وہ ہماری پشت پناہی کرتا ہے۔ وہ ہر قدم پر ہماری انگلی پکڑ کر ہمیں آگے چلاتا ہے۔ اور آگے چلنے کی ہمیں توفیق دیتا ہے۔ راستے میں گرنے نہیں دیتا راستے میں تھکنے نہیں دیتا۔ منزل تک پہنچانا۔ اس کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ اگر ہم واقعی اپنے ہر کام کو خدا تعالیٰ کی صفات کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ یہ چاہیں کہ ہمارے کاموں سے اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں ملے۔ وہ ہم سے خوش ہو۔ تو ہمیں اس بات کا یقین رکھنا چاہئے کہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کرنا ہمارے لئے خاصا آسان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے لئے وسائل پیدا کرے گا ہمیں توفیق عطا کرے گا۔ اور ہم اسی کی طرف دیکھتے ہوئے نیکیوں پر نیکیاں کرتے چلے جائیں گے۔ ایسا کرنے کے لئے وہ ہمیں نور بھی عطا کرتا ہے وہ نور جو بہت دور تک دیکھ سکتا ہے اور بہت دور تک دیکھنے کے نتیجہ میں ہمیں نیکیاں کرنے کی ہمت ملتی ہے۔

خدا کرے کہ ہم اپنے تمام کاموں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالیں اور اسی کی صفات سے انسانی حد تک متصف ہو کر اپنی زندگی گذاریں۔

اس قدر بوجھ اُٹھا نہیں سکتا
آرزوؤں پہ بند باندھے ہیں
میں فقیر حقیر ہوں اے دوست
کتنے کمزور میرے کاندھے ہیں

ابو الاقبال

غزل

کیا فائدہ ہونٹوں پر اقرار نظر آئے
سینے پہ لٹکتی جب تلوار نظر آئے

رس گھول دے کانوں میں لفظوں کی صدا بندی
جذبات کا آنکھوں سے اظہار نظر آئے

اقرار کیا مجھ سے لوگوں نے محبت کا
پر دل میں چھپا مجھ کو انکار نظر آئے

دیتا ہے خدا عزت جس شخص کو وہ چاہے
انسان کی ہر کوشش بیکار نظر آئے

ہو تیری نظر مجھ پر بھاگوں تری راہوں میں
میں تجھ کو نظر آؤں رفتار نظر آئے
مولا تری چاہت میں ہر لمحہ کٹے میرا
ہر سانس میں الفت کی تکرار نظر آئے

جانا ہے تجھے مولا بس تیرے حوالوں سے
سانسوں میں چھپے عظمت افکار نظر آئے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

بقیہ صفحہ ۱

۹۵-۴-۲۱ بعد نماز مغرب بیت المہدی گولبازار میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھائی۔ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم محمد اسلم صابر صاحب نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم شیخ مبارک احمد شرما صاحب بوجہ ہارٹ اٹیک تقریباً ۹۴ سال کی عمر میں مورخہ ۳-مئی ۹۵ء کو بمقام شکار پور سندھ وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم شیخ مظفر احمد صاحب شرما ایڈووکیٹ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ لائے۔ دار الضیافت میں ان کا جنازہ محترم مولانا جمیل الرحمان رفیق صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید نے پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مکرم شیخ مبارک احمد شرما صاحب مکرم شیخ عبد الرشید شرما صاحب صدر جماعت احمدیہ شکار پور کے والد تھے۔

احباب سے ان کی بلندی درجات نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت مددگار کارکن

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مددگار کارکن کی جگہ خالی ہے۔ اکیڈمی میں ملازمت کے خواہش مند حضرات فوری طور پر دفتر سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

این نہ کارِ (۔۔۔۔) و اتقیاست
این نہ خُوئے بندگانِ باصفاست

یہ ایمانداروں اور پرہیزگاروں کا کام نہیں۔ نہ یہ پاک دل بزرگوں کی خصلت ہے

ہر کہ اُو ہر دم پرستارِ ہوا
من چساں دانم کہ ترسد از خدا

وہ جو ہروقت اپنی خواہشوں کا غلام ہے میں کیونکر جانوں کہ وہ خدا سے ڈرتا ہے

خویشتن را نیک اندیشیدہ اند
ہائے این مردم چہ بدفہمیدہ اند

انہوں نے اپنے تئیں نیک خیال کر رکھا ہے افسوس ان لوگوں نے کیسا غلط سمجھا ہے

اتباعِ نفس اعراض از خدا
بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

نفس کی پیروی اور خدا سے روگردانی، بس یہی بدبختوں کی نشانی ہے

ہر کہ زینساں خبث در جانش بود
کافرم گر بوئے ایمانش بود

جس کے دل میں اس طرح کی گندگی ہے اگر اس میں ایمان کی بُو بھی ہو تو پھر میں کافر ہوں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ ان سے پہلے بیان کئے گئے اشعار میں بے باکی اور ترک حیا کا ذکر ہے کہ یہ کام ان لوگوں کا نہیں ہے جو ایمان دار اور پرہیزگار ہیں۔ جن بزرگوں کی خصلت پاک ہے وہ نہ بے باکی سے کام لیتے ہیں نہ ترکِ حیا کرتے ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو ہمیشہ اپنی خواہشوں کی غلامی کرتا ہے اور جس کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ کرے اور اس کا کسی بات کے متعلق چاہنا خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق نہیں ہوتا ایسے لوگوں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیں درست بات نہیں ہے کیونکہ اگر وہ خدا سے ڈرتے تو یقیناً وہ کچھ کرتے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ نہ کہ وہ کچھ جو ان کے اپنے دل چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ باوجود اس کے کہ وہ خدا تعالیٰ کے منشاء کو مدنظر نہیں رکھتے اپنے آپ کو نیک خیال کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت ہی غلط بات ہے کہ وہ اپنے آپ کو نیک سمجھیں۔ حقیقی نیکی تو خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق زندگی بسر کرنے سے ملتی ہے۔ لیکن اگر اس کی منشاء کو سمجھا نہ جائے۔ اس کی منشاء کے مطابق کام نہ کیا جائے تو پھر اپنے آپ کو انسان نیک کس طرح کہہ سکتا ہے۔ اس قسم کے بدنصیب لوگ اللہ تعالیٰ سے منہ موڑ لیتے ہیں اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ جو کچھ ان کا دل چاہتا ہے وہ کرتے ہیں۔ اور ایسا کرنے میں وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ یہ بات خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں ایسی گندگی ہو اس میں ایمان نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ گندگی اور ایمان دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی کہے کہ کسی کے دل میں گندگی بھی ہے اور ایمان بھی ہے تو اس کی بات ہرگز قابل قبول نہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔

لجنہ کالم

جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء کے موقعہ پر ۲۷۔ دسمبر کو فرمایا:۔

بیت لنڈن کے متعلق پانچ سال ہوئے میں نے تحریک کی تھی۔ بیت برلن کا چندہ بھی اس میں شامل کیا گیا۔ اب میں عورتوں میں تحریک کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ یا تو وہ بیت لنڈن اپنے اس روپیہ کے معاوضہ میں لے لیں۔ اور یا اپنا روپیہ بطور قرضہ ہمارے پاس رہنے دیں تاہم اسے سلسلہ کی اور ضروریات کے لئے کام میں لے آئیں۔ ان دو باتوں میں سے جو بات وہ پسند کریں اس کے لئے ہم تیار ہیں۔

افتتاح بیت کا واقعہ اپنے اندر اس قدر اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ اب دنیا کی کوئی تاریخ اس کو نہیں مٹا سکتی۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ مقدر ہو چکا ہے کہ یہ بیت ہمیشہ قائم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تعمیر کے لئے اور اس کی اس شہرت کے لئے ایسے سامان کر دیئے کہ جن سے اس کی اہمیت اس قدر بڑھ رہی ہے کہ حیرانی ہی ہوتی ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے ولایت جانے تک روکے رکھا۔ میرے وہاں جانے سے سلسلہ کی یک دم حیرت انگیز شہرت ہو گئی۔ کیونکہ ولایت کے لئے یہ عجیب بات تھی۔ کہ ایک (۔) وہاں پہنچتا ہے۔ اس لئے ہر اخبار میں ہمارا ذکر متواتر ہوتا رہا اور کثرت کے ساتھ فوٹو چھپتے رہے.......... چونکہ میرے وہاں جانے پر میرے ہاتھ سے بیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس لئے پہلے بنیاد کے موقعہ پر ہی بڑے بڑے وزیر و لارڈ آئے۔ ان وجوہات کے باعث اب لوگوں کو یہ انتظار لگی ہوئی تھی۔ کہ کب یہ بیت مکمل ہو تو ہم دیکھیں اور جب یہ مکمل ہونے لگی تو شہرت کے اور کئی ایک سامان پیدا ہونے شروع ہو گئے مثلاً ایک یہ بات شہرت کا باعث بن گئی کہ ابن سعود کے لڑکے کو بلایا جائے۔ چنانچہ ابن سعود نے بھی اس تحریک کو پسند کیا اور اپنے لڑکے امیر فیصل کو جو مکہ کا گورنر ہے بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اب امیر فیصل کے خاص افتتاح بیت کے لئے آنے کی خبر سے اور بھی شہرت ہونے لگی۔ جب امیر فیصل ولایت پہنچا تو بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان سے مولویوں نے تاریں دیں اسی طرح مصر سے بھی ہمارے خلاف آوازیں اٹھیں۔ یہ تاریں گئیں اور اسے روک دیا گیا۔ اب اس کے روکنے پر سارے برطانیہ میں اور بھی شور پڑ گیا۔ کہ روکنے کی کیا وجہ ہوئی۔ یہ کیا بات ہے کہ امیر فیصل مکہ سے چل کر جس کام کے لئے ولایت پہنچتا ہے۔ اس کام سے اسے روکا جاتا ہے۔ کوئی خاص راز ہو گا۔ ولایت کے لوگ راز کے پیچھے بہت پڑ جاتے ہیں۔ راز کو معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں لوگوں میں اور بھی زیادہ ہیجان پیدا ہوا کہ چلو اس بیت کو چل کر دیکھیں کہ جس کے افتتاح کے لئے امیر فیصل مکہ سے یہاں پہنچا۔ اور یہاں آکر اس کے افتتاح سے رک گیا۔ دراصل یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کے ماتحت ہوا کہ ہمارے سلسلے کی شہرت بھی ہو جائے اور پھر احسان بھی کسی کا نہ ہو۔ پھر وہ بیت اتنی بابرکت ہے کہ اس کے افتتاح کے ساتھ ہی اس کی برکات ظاہر ہونی شروع ہو گئیں۔ افتتاح ہی کے موقع پر چار انگریز احمدی ہو گئے۔ پھر افتتاح پر ابھی دو ہفتہ ہی گذرے کہ ایک اعلیٰ درجہ کا تعلیم یافتہ نوجوان انگریز احمدی ہو گیا۔ جس نے دین حق کی تائید میں ایک نہایت ہی لطیف مضمون شائع کیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے باپ نے اس پر تشدد شروع کر دیا ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ اب وہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ دین حق تو واقعہ میں پھیلنے لگا ہے پہلے ہمارے کام کو ایک کھیل سمجھتے تھے۔ لیکن اب محسوس کرنے لگے ہیں کہ دین حق پھیل رہا ہے۔ وہاں کا ایک اخبار لکھتا ہے:۔

کہ ہزاروں تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں میں محسوس ہو رہا ہے کہ اب ہمیں عیسائیت کو چھوڑنا ہو گا۔ اور پادریوں نے بھی ہمارے خلاف شور مچانا شروع کیا ہے۔ آج ہی تار آیا ہے کہ آسٹرین حکومت کا وزیر احمدی ہو گیا ہے اس نے احمدیت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور چھ اور انگریزوں نے اس ہفتہ میں احمدیت کا اعلان کیا ہے۔ غرض اس افتتاح کے بعد ۱۳۔ بڑے بڑے آدمی سلسلہ میں

باقی صفحہ ۴ پر

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے)

بدظنّی سے متعلق

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے۔ جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کروائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق رحم رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے ایک فرد معطل اور شے بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا۔ تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

(۲) بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے۔ خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔

(۳) میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے۔ جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے۔ اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

مولانا عبدالباسط شاہد

"انعاماتِ خداوندِ کریم"

حضرت پیر افتخار الحق جو مشہور سجادہ نشین حضرت پیر صوفی احمد جان لدھیانوی کے فرزند اور حضرت پیر منظور محمد موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے بھائی تھے اپنی کتاب "انعامات خداوند کریم یا افتخار الحق" میں کچھ اپنا حال کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بغیر میرے کسی حق کے محض اپنے فضل اور رحم سے وجودِ خلقت عطا فرمایا اور بہت بہت مہربانیاں فرمائیں۔ میرا نام افتخار احمد ہے۔ پیر کا لفظ اس لئے ہے کہ میرے والد صاحب پیری مریدی کرتے تھے۔ منظور محمد صاحب میرے حقیقی بھائی ہیں میرا کچھ حال یہ ہے بمقام لدھیانہ ۱۴ شعبان ۱۲۸۲ھ بروز سہ شنبہ جس دن میری والدہ نے روزہ رکھا ہوا تھا پیدا ہوا۔ میری والدہ بہت نیک اور نیکوں کی اولاد تھیں۔ ان کی قبر مقبرہ بہشتی قادیان میں ہے میرے والد صاحب کا نام احمد جان ہے جن کا ذکر حضرت صاحب نے ازالہ اوہام میں کیا ہے۔"

اس مفید و موثر کتاب کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے میرے دل میں یہ نیت آئی کہ کچھ ایسی باتیں لکھی جائیں جو خلق اللہ کو نفع دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو میرے لئے عمل و ثواب جاریہ بنادے۔ اس کا نام "انعامات خداوند کریم" ہو۔ عبارت عام فہم اور آسان اردو میں اور پیرایہ ایسا ہو جیسے کوئی کسی سے زبانی باتیں کرتا ہے۔..... بیت مبارک (قادیان) میں دو رکعت پڑھ کر اس کی ابتدائی چھ باتیں لکھیں۔ پھر جب اور جہاں موقع ملا لکھا اور کم و بیش بھی کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ میری خطاؤں اور گناہوں کو بخشے میری ستاری فرمائے۔ مجھے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے..... اور اپنے فضل رحمت اور مغفرت سے قبول فرما کر اس کتاب کو اپنے بندوں کے لئے دنیا و عقبیٰ میں نافع بنائے......"

کتابی سائز کی ۵۰۰ سے زائد صفحات کی یہ کتاب انمول و بیش قیمت نصائح اور تجربات پر مشتمل ہے۔ حضرت پیر صاحب نے الگ الگ عنوانوں پر چھوٹے چھوٹے نوٹ یا شذرات تحریر کئے ہیں بعض عنوان ایک سے زائد مرتبہ بھی نظر آتے ہیں مگر کتاب میں تکرار محسوس نہیں ہوتی کیونکہ بہت ہی ناصحانہ رنگ میں بہت ہی پیار و محبت سے اس طرح باتیں کی ہیں کہ پڑھنے والا ان سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ مثلاً معاملہ کی صفائی کے عنوان کے تحت حضرت پیر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر معاملہ تمہارا اچھا ہے اور وعدہ تمہارا سچا ہے تو تم بڑے ساہوکار ہو۔ جس سے وعدہ کرو پورا کرو اور جو بات کہو سچی کہو۔ جو شخص کسی سے قرض لیتا ہے اور وعدہ پر نہیں دیتا خواہ اس کی شکل کیسی اڑی ہو اس کو آئندہ کوئی قرض نہیں دیتا۔ اس کا اعتبار اٹھ جاتا ہے تجارت سچ سے ترقی کرتی ہے اور جھوٹ دغا اور دھوکا بازیوں سے تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔"

محبت برادرانہ کے عنوان کے تحت حضرت پیر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

اے میرے پیارے بھائیو! دنیا کی چیزوں کے لئے آپس میں تنازع اور خصومت چھوڑ دو۔ دینی دنیوی زندگی کو تلخ نہ کرو خواہ تھوڑا بہت نقصان برداشت کرنا پڑے کیونکہ کسی دنیوی چیز کے نقصان سے دینی بھائیوں کا آپس میں جھگڑا کرنے کا نقصان بدرجہا زیادہ ہے یہ تنازعہ تم کو بڑے اور اعلیٰ کاموں سے روک دے گا۔

اس مسافر خانہ کو ایک پیالہ یا رکابی کی طرح سمجھو جس کے گرد بیٹھ کر ہم سب بھائی کھانا کھا رہے ہیں۔ اگر کسی نے بڑا نوالہ لیا تو کیا ہوا؟ اللہ اپنے فضل سے سب کو رجا دے گا مروت اور یگانگت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ اپنے آگے سے بھی دوسرے کی طرف سرکا دے اور اس بات کا تو کیا کہنا کہ دوسرے کو پتہ بھی نہ لگے۔"

حُبِّ دنیا کے متعلق حضرت پیر صاحب فرماتے ہیں۔

دنیا کی محبت سب خطاؤں کا سر ہے۔ یہ حدیث شریف کا ترجمہ ہے دنیا کیا ہے؟ جو خدا سے غافل کرے۔ آخرت کو بھلائے۔ اس کا علاج موت کو یاد رکھنا ہے۔ حضرت بانی (سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں اے وہ لوگو جو خواہشات میں حدود اللہ سے آگے نکل گئے ہو موت کو بہت یاد کیا کرو جو لذات کو ملیامیٹ کرنے والی ہے۔

بھلا اگر کسی کو شام کے وقت سو اشرفیاں دی جائیں کہ صبح تم سے لے لی جائیں گی تو کیا وہ شخص ان اشرفیوں سے محبت کرے گا۔ خوش ہو گا اور دل لگائے گا؟ کیا منی آرڈر تقسیم کرنے والے کو اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ مجھے آج بہت روپیہ ملا ہے؟

آدابِ زوجین کے سلسلہ میں حضرت پیر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"نیک خاوند اور نیک بیوی کو چاہئے کہ آپس میں محبت سے رہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا جوڑا بنایا ہے اور دونوں مل کر خدا کی یاد اور دنیا کی خدمت کریں جو بیاہ شادی کا اصل مقصد ہے۔ گھر کی نا اتفاقی ایک عذاب ہے اور دین و دنیا کی بہتری سے روکتی ہے..... اے بھائیو! اصل خوبصورتی روح کی خوبصورتی ہے درحقیقت حسین وہ ہے جس کی روح حسین ہے۔ روح کا حسن یہ ہے کہ تقویٰ۔ عفت۔ پاکیزگی۔ حیا۔ وفا۔ محبت۔ ہمدردی۔ صبر۔ شکر۔ سخاوت۔ شجاعت۔ ایثار نیکی اور نیکوکاری سے مزین ہو۔ جس کا پرتَو اور جلوہ ظاہری جسم کو بھی خوبصورت بنا دیتا ہے۔ مگر اس حسن کو وہی معلوم کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس حسن کے ساتھ حسین بنا دیا ہے۔ قدرِ زر زرگر بداند قدرِ جوہر جوہری۔ غیر کو کیا خبر کہ یہ حسن کیسا ہے وہ تو عطر کو چھوڑ کر اس پسماندہ کا دلدادہ ہے جو عرق گلاب نکالنے کے بعد رہ جاتا ہے۔"

صبر و رضا کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت پیر صاحب لکھتے ہیں۔

"دنیا میں تکلیفیں دکھ اور بیماریاں آتی ہیں ان سے بالکل مت گھبراؤ۔ دل تنگ نہ ہو۔ تکلیفیں خوشیوں کے لئے آئینہ کی طرح ہوتی ہیں۔ جب ان میں دیکھتے ہو تو تمہیں اپنی خوشیاں نظر آتی ہیں۔ تکلیفیں اور دکھ خوشیوں کے لئے ایک سبب ذریعہ اور آلہ کی طرح ہیں۔ تکلیفوں کا علم اور معرفت نہ ہوتی تو خوشیوں آرام اور سکھ کا پتہ بھی نہ لگتا۔ دن کا نور رات کے اندھیرے کے بعد کیسا بھلا لگتا ہے۔ رات حالانکہ ظلمت ہے اور سو جانا غفلت ہے لیکن دن کے نورانی اوقات میں کام کرنے سے تھک جانے کے بعد کس قدر آرام دہ ہے۔ بیماری کے بعد صحت کیسی لذیذ اور بیماری میں خدا کی یاد کیسی خوش نما اور دل کی راحت ہے۔ اسی طرح بھوک پیاس کے بعد کھانا پینا۔ خوف کے بعد امن۔ محنت کے بعد آرام۔ اس پر سب تکلیفوں کا قیاس کر لو۔ پس ہر وقت اور ہر حال میں خوش اور اللہ سے راضی رہو اور شکر گزار رہو۔

خدا کے فضل سے صابرین اور شاکرین کے لئے تکلیفیں ان پھولوں کی طرح ہیں جو پھلدار درختوں میں لگتے ہیں۔ پھول جھڑ جاتے ہیں اور پھل رہ جاتے ہیں۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعا کی برکت سے اپنے بھائی حضرت پیر منظور محمد صاحب پر ہونے والے الٰہی انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(حضرت صاحب) نے میرے بھائی منظور محمد صاحب کو یہ دعا دی ہے۔

بڑھاپا جس نے اس پر بھی کرم کر
جزا دے دین اور دنیا میں بہتر

اس دعا سے پہلے میرے بھائی صاحب انجمن سے وظیفہ لیتے تھے حضرت صاحب کی اس دعا نے قبولیت کا رنگ دکھلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس قدر کشائش وسعت اور برکت بخشی کہ جس قدر وظیفہ کی رقم انجمن سے لی تھی پیسہ پیسہ کا حساب کر کے سب یکمشت انجمن کو واپس کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے خوب آسودگی دی۔ اب دین کی جزاء کا بھی حال سنیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے کام یہ دیا ہے کہ..... کلام اللہ (کی خدمت)۔

حضرت پیر صاحب انتہائی فروتنی اور انکسار سے اپنی طرزِ تحریر کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اے میرے بزرگ ناظرین میری اس کتاب کی طرزِ تحریر سے یہ خیال نہ کرنا جیسے بڑے چھوٹوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ چھوٹوں کو کوئی بات سمجھ میں آتی ہے تو بڑوں کی خدمت میں عرض کر دیتے ہیں۔ میرے اس پیرایہ بیان سے کوئی بڑائی کا خیال نہ فرمائے۔ میں تو اپنے آپ کو شاگردوں سے بھی کم سمجھتا ہوں۔ میری دلی خیر خواہی کے اظہار اور (نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو) کے اتباع کے لئے کوئی دوسرا طریق میرے ذہن میں نہیں آیا اس لئے یہ پیرایہ اور طریق اختیار کیا گیا۔ اگرچہ میں نے یہ کرو اور یہ نہ کرو کہتے ہوئے ادب کا لحاظ رکھا ہے مگر پھر بھی میری کمزوری اور کوتاہی کے سبب سے میری عبارت آپ کو پسند نہ آئے یا میرا طرز اچھا نہ لگے یا غلطی سے کوئی بے ادبی کا لفظ منہ سے نکل گیا ہو تو میں معافی کا خواستگار ہوں۔ میری ادبی کمزوری اور غلطیوں کی طرف نہ جائیں بلکہ اصل مطلب کی طرف نظر کر کے یہ خیال فرمائیں کہ میں نے کس محبت بھرے دل سے لکھا ہے۔ آپ معاف فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے میں اپنے قصوروں کی معافی مانگتا ہوں"۔

بقیہ صفحہ ۳

داخل ہوئے ہیں۔ یہ گویا ۱۳ حواری ملے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ پہلے (-) کے ساتھ جو کچھ ہوا یہاں اس کے الٹ ہو گا۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان تیرہ حواریوں میں یہودا اسکریوطی اللہ نے چاہا تو کوئی نہیں ہو گا۔ (یہ تقریر الفضل ۱۴۔ جنوری ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی تھی۔)

بقیہ صفحہ ۵

انہی چٹانوں میں وہ جاندار بھی محفوظ ہیں جو کرہ ارض پر پہلی مخلوق تصور کئے جاتے ہیں۔ انہی چٹانوں نے یہ معلومات دیں کہ جانوروں کے آباء کیسے تھے اور کیا تھے۔ اور انہی چٹانوں میں بعض عناصر کی موجودگی نہ صرف زمین کی عمر متعین کرنے میں مدد دیتی ہے بلکہ یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اس کے ابتدائی حالات کیسے تھے۔ پس پتھروں کا مطالعہ قدیم تہذیبوں اور قدیم مخلوق کی نہ صرف نشاندہی کرتا ہے بلکہ اس کے دوسرے پہلوؤں کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

خدا کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص لیکر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن الّعطاء

میرا کالم

پاکستان کے کسی حصے سے یا بیرونی ممالک میں سے بھی، کہیں سے بھی، جب احمدی احباب ربوہ تشریف لاتے ہیں تو اکثر اوقات انہیں کسی نہ کسی کام کے سلسلے میں دفاتر میں جانا ہوتا ہے۔ لیکن ربوہ میں ایک دفتر ایسا ہے جہاں احباب تشریف بھی لاتے ہیں اور بظاہر انہیں کوئی کام بھی نہیں ہوتا۔ وہ دفتر ہے روزنامہ الفضل کا۔ وہ الفضل سے عقیدت کی وجہ سے الفضل کا دفتر دیکھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ ان میں نوجوان بھی شامل ہیں اور معمر افراد بھی۔ اسی طرح بعض خواتین بھی تشریف لاتی ہیں اور الفضل سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتی ہیں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ الفضل حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا لگایا ہوا پودا ہے اور شروع میں بطور مدیر کے آپ ہی نے اس کی آب یاری کی تھی۔ کئی منازل سے گذرتا ہوا یہ آج کی کیفیات کو پہنچا ہے۔ احمدی احباب کو اس سے محبت ہے اور اپنی محبت کے اظہار کے لئے جب بھی وہ ربوہ آتے ہیں ان کا یہی دل چاہتا ہے کہ وہ اس الفضل کے دفتر کو دیکھیں جس میں آغاز میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جدوجہد کی تھی۔ بعض دوست ایسے بھی ہیں جو ربوہ میں صرف اس لئے آتے ہیں کہ الفضل کا دفتر دیکھیں۔ میرے ساتھ کچھ دیر وقت گذارتے ہیں۔ الفضل کے متعلق اور جماعت کے متعلق گفتگو ہوتی ہے۔

گذشتہ دنوں قلعہ کالر والہ سے تین دوست اور ایک علی پور چٹھہ سے، الفضل کے دفتر میں تشریف لائے یہاں تک انہیں لانے والے جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم تھے۔ وہ خود بھی قلعہ کالر والا کے رہنے والے ہیں۔ مجھے اس سے زیادہ اور کس بات میں خوشی ہو سکتی ہے کہ الفضل سے عقیدت کے لئے تشریف لائیں اور مجھے ان سے گفتگو کا موقعہ ملے۔ میں نے ان نوجوانوں کو الفضل کی تاریخ کے متعلق کچھ بتایا۔ آج کل جو الفضل کی کیفیت ہے اس کی باتیں ہوئیں۔ اور جس جگہ پر آج کل الفضل کا دفتر ہے۔ اس کے متعلق خاص طور پر یہ ذکر کیا کہ حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی آپ کے لئے) نے اس جگہ کا نام جدید پریس رکھا تھا۔ اور آپ کی خواہش تھی کہ یہاں ایک بہت بڑا پریس لگایا جائے۔ (اس کی بنیاد میں ایک اینٹ رکھنے کا مجھے بھی فخر حاصل ہے) چنانچہ آپ نے اپنے یورپی دورے کے دوران ایک ایسا پریس دیکھا جو بیک وقت کاغذ کے دونوں طرف طباعت کرتا ہے۔ حضرت صاحب نے واپسی پر اس بات کا ذکر فرمایا کہ ہم یہ پریس لگانا چاہتے ہیں۔ وقت گذرتا گیا اور کوئی نہ کوئی الجھن پیش آتی رہی۔ اس کی وجہ سے جدید پریس کی عمارت میں پریس تو نہ لگایا جا سکا۔ لیکن الفضل کا دفتر جو دارالرحمت غربی میں تھا اور ایک لمبے عرصے سے چھوٹے چھوٹے کمروں والی ایک عمارت میں کام کر رہا تھا اسے یہاں منتقل کر دیا گیا۔ اب خدا کے فضل سے الفضل کا دفتر دیدہ زیب ہے۔ اور یہاں کام کے لئے آسانیاں بھی بہت ہیں۔ اب تو خدا کے فضل سے ہمارا اخبار کمپیوٹر پر کمپوز ہوتا ہے۔ چنانچہ ان نوجوانوں کو یہ ساری باتیں بتائیں اور انہیں کمپیوٹر کا سیکشن دکھایا۔

جہاں مینجیریل سٹاف بیٹھتا ہے وہاں بھی کارکنوں سے ان کا تعارف کروایا گیا۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر کے کمرے میں جتنے دوست بیٹھتے ہیں وہاں ان سے تعارف کروایا گیا۔ پروف ریڈر حضرات سے تعارف کروایا گیا۔ اور کاپیسٹ سے بھی۔ انہیں اس بات کا بھی شوق تھا کہ الفضل کے دفتر کی تصویر لیں۔ چنانچہ پہلے کمروں میں تصویریں لی گئیں پھر سارے سٹاف کے ساتھ باہر تصاویر لی گئیں۔ اس سارے وقت میں یہ ہمارے نوجوان الفضل کی باتیں کرتے رہے چنانچہ میں نے الفضل کے متعلق انہیں یہ بھی بتایا کہ مضامین کس طرح آتے ہیں۔ ان کا انتخاب کس طرح کیا جاتا ہے۔ پھر کمپوز کروانے کے بعد وہ کس کے پاس جاتے ہیں۔ اور پروف ریڈروں کا جب ان پر کام ختم ہو جاتا ہے تو وہ کس کے پاس رکھے جاتے ہیں۔ پھر اگلے دن کے پرچے کے لئے کس طرح ان میں سے انتخاب کیا جاتا ہے۔ کس طرح بعض مضامین کچھ دیر تک پڑے رہتے ہیں اور اس کی کیا وجہ ہے۔ کچھ مضامین فوری طور پر اشاعت پذیر ہو جاتے ہیں اس بات کی کیا وجوہات ہیں۔ یہ ساری باتیں میں نے ان نوجوانوں کو سمجھائیں۔

اور یہ باتیں سمجھانے کے بعد ان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ ہم سب لوگ سلطان القلم کے سپاہی ہیں ہم میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں قلم ہونا چاہئے اور ہم میں سے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ ضبط تحریر میں لانا چاہئے۔ تحریر کی اہمیت بتائی کہ آج کی لکھی ہوئی چیز الفضل کے ذریعے سینکڑوں سال تک محفوظ رہے گی۔ مضامین لکھنے کے متعلق بعض وضاحتیں پیش کیں۔ کہ وہ کس قسم کے مضامین آسانی سے لکھ سکتے ہیں۔ اور انہیں کس طرح یہ مضامین لکھنے چاہئیں۔ اور ان سے میں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ میں ان کے مضامین کی نوک پلک سنوار کر (جتنی بھی میں کر سکتا ہوں) الفضل میں شائع کروں گا۔

ان نوجوانوں کے نام ظہیر احمد رانا (علی پور چٹھہ)، فضل عمر ملک (قلعہ کالر والا) تنویر احمد شیخ (قلعہ کالر والا) رانا مقبول احمد (قلعہ کالر والا)۔

اور جامعہ احمدیہ کے طالب علم کا نام رانا فاروق احمد ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ وہ بھی قلعہ کالر والہ کے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب نوجوانوں کو اپنے اپنے رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے اور جیسا کہ یہ سب مجھ سے وعدہ کر کے گئے تھے۔ انہیں قلم کار بھی بنائے۔ لکھیں گے، اور لکھتے رہیں گے تو اگر اللہ نے چاہا تو قلم کار بن جائیں گے اور جیسا کہ میں نے ان سے اپنی گفتگو میں بار بار یہ بات کہی تھی ہماری جماعت کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم لکھیں اور اپنے قلم سے احمدیت کی خدمت کا فریضہ ادا کریں۔ میں ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا ممنون ہوں جو الفضل کا دفتر دیکھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ ان سے گفتگو کر کے مجھے ایک گونہ راحت ہوتی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مضمون نگاری کے متعلق باتیں کرتے ہوئے میں اپنے ایک فرض کو پورا کر رہا ہوتا ہوں۔ پس میری دعا ہے کہ بہت سے دوست بھائی اور بہنیں الفضل کا دفتر دیکھیں بھی اور الفضل کے لئے لکھیں بھی۔

طارق محمود سدھو

پتھروں میں ماضی کی جھلک

پتھر اور چٹانیں آج ہمیں ایک عظیم الشان ماضی کی خبر دیتے ہیں۔ وہ ماضی جسے تاریخ بھی منظر عام پر نہ لا سکی، وہ ماضی جب انسان سمجھ اور شعور سے عاری تھا، جب زندگی کسی اور شکل میں موجود تھی اس ماضی کی خبر ہمیں آج چٹانیں ہی دیتی ہیں۔ چٹانوں میں موجود مختلف عناصر کی مقدار اور پتھر کی صورت اختیار کئے ہوئے جاندار ہمیں اس دور کی مخلوق، اس دور کے حالات اور وقت کے تعین میں مدد دیتے ہیں۔

سطح زمین پر موجود اور زیر زمین چٹانوں کا مطالعہ ہمیں ان سوالات کے جوابات میں مدد دیتا ہے کہ زندہ چیزیں کیسے بنیں اور کس طرح نئی سے نئی شکل واضح ہوتی چلی گئی اور یہ کہ کرہ ارض پر کون کون سے ادوار گزرے۔

یہ شواہد ہمیں رکاز یا فاسلز (Fossils) یا آثار باقیہ کی صورت میں ملتے ہیں۔ مگر ایسی چٹانیں جو لاوا یا میگما سے بنی ہیں وہ کسی بھی قسم کے ماضی کے آثار نہیں رکھتیں کیونکہ حرارت کی موجودگی تمام شواہد کے وجود کو ختم کر دیتی ہے۔ زیادہ تر فاسلز تہہ دار چٹانوں میں ملتے ہیں۔ ایسی چٹانیں جو خاص درجہ حرارت اور خاص دباؤ کے تحت مٹی، ریت، کنکر اور دیگر مواد کے تہہ در تہہ جمع ہونے سے بنیں تہہ دار چٹانیں کہلاتی ہیں اور وہ جاندار جو ان تہوں کی زد میں آ گئے وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ فاسلز کی صورت اختیار کر گئے۔ فاسلز بننے کے لئے ضروری ہے کہ جاندار جلد سے جلد زمینی تہوں میں دب جائیں تاکہ گلنے سڑنے کے عمل سے بچت ہو سکے۔ اس طرح مکمل کا مکمل جاندار یا اس کے کچھ حصے یا نشانات پتھروں کی صورت میں یا پتھروں پر نقوش کی صورت میں واضح ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر وولی میمتھ (Wooly Mammoth) جو لاکھوں سال پہلے ہاتھی کی ایک نسل کا ہاتھی تھا، سائبیریا کی چٹانوں میں دب گیا اور یہ چٹانیں بعد میں شدید برف کی لپیٹ میں آ گئیں۔ اس درجہ ٹھنڈک نے میمتھ کے مکمل وجود کو اسی طرح آج تک برقرار رکھا ہے۔ انہیں میمتھ کی نسل آج دنیا میں نہیں ہے لیکن چٹانوں نے ہمیں اس کے ماضی میں وجود کے متعلق معلومات فراہم کیں۔

اسی طرح تقریباً ۲۰،۰۰۰ سال پہلے کا گینڈا مکمل وجود کے ساتھ پولینڈ سے دریافت ہوا۔ مکمل وجود کا اس طرح برقرار رہنا شاذونادر ہی ہوتا ہے کیونکہ سب کو ایک جیسے حالات میسر نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس مختلف حصے اکثر و بیشتر چٹانوں سے ملتے ہیں۔

انہی پتھروں میں موجود شواہد نے ارتقاء کے نظریہ کو تقویت بخشی اور سابقہ جانداروں کی موجودہ جانداروں سے مشابہت اور اختلافات کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ پاکستان میں کلر کہار کے قریب ڈائنوسار کی ہڈیوں کے فاسلز ملے ہیں جو اس علاقے میں قدیم دور میں ان کی موجودگی ظاہر کرتے ہیں۔

اسی طرح یہ کہا جاتا ہے کہ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کی جگہ یہاں کروڑوں سال پہلے ایک سمندر تھا جسے ٹیتھی سمندر (Tethy Sea) کہتے ہیں۔ اس جگہ زمین کی اندرونی حرکات کی بدولت پہاڑ وجود میں آئے۔ اس کی تصدیق اس طرح ہوتی ہے کہ اکثر پہاڑی چوٹیوں کی تہوں میں آبی جانداروں کے فاسلز ملے ہیں جو یہاں پر پانی کی موجودگی ظاہر کرتے ہیں ورنہ اس تصور کے بغیر مچھلیوں اور دیگر آبی جانداروں کے فاسلز کی موجودگی بے معنی لگتی ہے۔

زمین کی کھدائی کے دوران بہت سی تہذیبوں اور ثقافتوں کے آثار بھی ملتے ہیں کیونکہ ماضی میں بعض علاقے شدید زلزلوں، طوفان اور آندھیوں کی مسلسل لپیٹ میں رہنے کی بدولت دب گئے۔ ہزاروں سال بعد کھدائی کے نتیجے میں ان تہذیبوں کے آثار آج ہمیں ملتے ہیں یعنی پتھروں نے اس دور کی تہذیبوں کے آثار کو منہدم نہیں ہونے دیا اور اس ماضی کی یاد تازہ کر دی جس میں انسان کے رہنے سہنے کے انداز مختلف تھے۔

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہزادی عابدہ سلطان کا ایک خط

انگریزی اخبار ڈان کے ۲۶۔ اپریل ۹۵ء کے شمارے میں شہزادی عابدہ سلطان آف بھوپال (کراچی) خطوط کے کالم میں شب قدر کے عنوان سے لکھتی ہیں:

میرے لئے اور میرے ساتھ ہم عمری رکھنے والوں کے لئے شب قدر کا لفظ از خود ذہن میں حسن 'امن' اور اس رات کی عظمت کا احساس دلاتا ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جس کا بیان قرآن مجید کی سورۃ قدر (۹۷/۳۰) میں ملتا ہے۔ یہ رات ایک ہزار راتوں سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ساری رات اور فجر کے طلوع ہونے تک ملائکہ اترتے ہیں اور امن اور برکتوں کے شگفتہ پیغامات خدائے رحیم و کریم جو ہمارا خالق ہے کی طرف سے لے کر آتے ہیں۔ اس نے اپنی ذات کے لئے رحم واجب کر رکھا ہے (القرآن)

لفظ تو یہ چھوٹا سا ہے جس میں مہربانی 'شفقت' رحم 'امن اور برکت کا مفہوم شامل ہے۔ البتہ موجودہ دور میں اسلام کو امن اور رحمت کے مذہب کے طور پر پیش نہیں کیا جارہا۔ اسے ایک بدصورت' ظالم' غیر مہذب متشدد کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ شب قدر جو پاکستان میں ہے اس کا مقابلہ اس شب قدر سے جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے ایک انتہائی تضاد کا احساس دلائے گا۔ جو اصل اور موجودہ دور کے اسلام میں پایا جاتا ہے۔ مزید بر آں حکومت 'حزب اختلاف' لیجسلیچر' سیاسی لیڈر اور سب سے زیادہ جاننے والے علماء کی خاموشی سے ایسے لگتا ہے کہ اس انتہائی ہیبت ناک لاقانونیت اور غیر قانونی قتل جو شب قدر میں حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے اس کی طرف داری ہوتی ہے۔ جب تک اس قسم کے مکروہ واقعات کو اسلام کے ساتھ منسلک نہ کیا جائے انہیں دیگر ایسی ہی تشدد آمیز کاروائیوں میں سے ایک سمجھا جا سکتا ہے جو کی جاتی رہی ہیں اور کی جارہی ہیں اور جو انسان اپنے بھائی بند انسانوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور ایسا اس وقت سے ہو رہا ہے جس وقت کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جب اسے اسلام کے ساتھ منسلک کر دیا جائے کہ اس کے پیروکاروں نے یہ غیر قانونی تشدد اور بغیر کسی اتھارٹی کے قتل کیا ہے تو ہر مخلص مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کا دفاع کرے جتنا بھی وہ اپنی پوری اہلیت کے ساتھ کر سکتا ہے۔ جب کوئی مسلمان ارتداد اختیار کرلے۔ اس وقت بھی کسی عالم یا ملاّ کے یا پبلک کے اختیار میں نہیں ہے کہ قانون کو وہ اپنے ہاتھوں میں لے لیں یا لوگوں کو قتل کرنے پر ابھارنے کے لئے فتوے جاری کریں۔ یہ حق حکومت کو حاصل ہے کہ وہ مناسب کارروائی کرے۔ خاص طور پر پاکستان میں ایسا ہی ہونا چاہئے جہاں ایک دستوری حکومت ووٹوں کے ذریعے قائم ہوتی ہے۔ اور یہ ووٹ مسلمانوں کی اکثریت کے ہوتے ہیں۔ یہاں انتخابات لڑے جاتے ہیں جس کے لئے سیکولر اور غیر سیکولر پارٹیاں آگے آتی ہیں۔ اور ان میں وہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو اپنے آپ کو اسلام پسند کہلانا چاہتے ہیں۔ قدرتی طور پر اسلام پسندوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ لوگوں کو انارکی پر ابھارنے کی بجائے بہتر نمونہ پیش کریں۔ سورۃ نساء کی آیت نمبر ۵۹ کہتی ہے۔

خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی۔ اور اپنے میں سے اولی الامر کی۔ اولی الامر دستوری حکومت ہی کا نام ہے جو اسلامک ریپبلک آف پاکستان میں موجود ہے۔ جہاں قانون کی عدالتیں موجود ہیں شریعت کی عدالتیں موجود ہیں۔ اور ایک اسلامک کونسل بھی موجود ہے۔ جو دستوری اتھارٹی کے مطابق کام کر رہی ہے۔ ان کی کیفیت بے عملی کی نہیں ہے۔ یہی آیات مزید کہتی ہیں کہ جب آپس میں اختلافات ہو یا کسی نکتہ پر بحث چل نکلے تو اسے خدا اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور رسول سے اس کا فیصلہ لیا جائے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ اسے مشائخ کی طرف لوٹاؤ یا علماء کی طرف لوٹاؤ۔ یا فقہا کی طرف لوٹاؤ پس وہ واحد ذات جو قانون دینے والی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کے احکام کی توضیح و تشریح کرنے والا رسول ﷺ ہے۔ اسلامک ریپبلک آف پاکستان جو یکے بعد دیگرے آتی رہی ہیں وہ خدا تعالیٰ کو جواب دہ ہیں۔ ہر اس بات کے لئے جو انہوں نے کی یا نہیں کی۔ یا کرنے سے گریز کیا۔ وہ لافانی نہیں ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے سے انہیں معافی بھی نہیں ملی ہوئی۔ انہیں یہ بھی نہیں کہا گیا کہ وہ جس طرح چاہیں علماء اور فقہا سے مشورہ کر لیا کریں۔

سورۃ انعام ۱۱۴۔۱۱۵ میں ارشاد ہے:۔

کیا اللہ کے غیر سے فیصلہ حاصل کرو گے۔ آج تمہارا دین مکمل کر دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح میرے انعامات بھی۔

(سورۃ مائدہ آیت ۴)

دین کی تکمیل اور انعامات کی بھی 'جو خدا تعالیٰ نے کی ہے۔ انسانوں کو اس بات کے لئے اجازت نہیں دیتی کہ وہ مزید باتیں اس میں داخل کریں۔

> وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجائے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Waves of Goodness

When the heart is moved to do some good
You let this good be done
For, if the wave has come and gone
This credit may never be won

It's none but angels who make the move
And tell what good we can
Such moves are surely grace of God
Let this be known to everyman
For, good it is, we ought to do
And make the world a better place
To live and let them live in peace
This right belongs to every race
If good and bad they have to weigh
And tell us which is more
'Tis 'bad' that we should shun and leave
'Tis 'good' that we should adore.

نیکی کی لہریں

جب آپ کے دل میں کسی نیکی کی تحریک پیدا ہو
تو یہ نیکی ضرور کر لیجئے
کیونکہ اگر یہ لہر آئی اور چلی گئی
تو پھر آپ کو ایسا کرنے کا موقعہ نہیں ملے گا
یہ لہریں فرشتوں کے علاوہ اور کوئی نہیں پیدا کرتا
وہی ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں کونسی نیکی کرنی چاہئے
اور یہ لہریں اس میں کیا شک ہے
کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوتی ہیں
یہ ایسی بات ہے جس کا ہر شخص کو علم ہونا چاہئے
کیونکہ ہمیں بہر حال نیکی ہی کرنی چاہئے
اور اس دنیا کو ایک بہتر جگہ بنا دینا چاہئے
جہاں ہم خود زندہ رہ سکیں
اور دوسروں کو امن و امان میں زندہ رہنے کا موقعہ دیں
چونکہ ہر شخص کا یہ بنیادی حق ہے
اگر نیکی اور بدی کو تولا جائے
اور ہمیں بتایا جائے کہ کون سی چیز زیادہ وزنی ہے
تو ہمیں چاہئے کہ ہم بدی سے گریز کریں
اور اسے چھوڑ دیں
اور نیکی کو اپنا لیں اور اس پر عمل کریں

ہماری تاریخ

جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کے رسالہ البشریٰ سے ماخوذ

عائشہ نامی کتاب کو جنوبی افریقہ کے وزیر داخلہ مسٹر جسے ڈی کلارک کے حکم سے جنوبی افریقہ میں ضبط کر لیا گیا ہے اس کتاب کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ یہ حضرت محمد ﷺ کی زوجہ مطہرہ کی زندگی سے متعلق ایک تاریخی ناول ہے۔ یہ کتاب پہلے جرمن زبان میں کرٹ فرسلر نے لکھی اور اس کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ نارمن ڈینی نامی شخص نے کیا یہ کتاب جلد ہی جنوبی افریقہ کی مارکیٹ میں لائی جانی والی تھی۔

جنوبی افریقہ احمدیہ مشن کی طرف سے وزیر داخلہ کو ایک احتجاجی خط اس سلسلے میں لکھا گیا۔ جس میں درخواست کی گئی کہ اس کتاب کی ضبطی کے احکام جاری فرمائے جائیں کیونکہ ہم حضرت عائشہؓ کے متعلق جو جذبات رکھتے ہیں ان کا بیان کیا جانا از حد مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا صرف اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کسی بھی مذہب سے متعلقہ شخصیات کے متعلق کوئی بد تہذیبی کے کلمات نہ کہے یا لکھے جائیں۔ مجھے خطرہ ہے کہ اگر اس ریپبلک میں اس کتاب کی فروخت کی اجازت دے دی گئی تو اس سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے تعلقات انتہائی خراب ہو جائیں گے اور اس خطہ کے لوگوں کو از حد نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو گا۔

مولوی نسیم سیفی جو ویسٹ افریقہ کے چیف احمدیہ مشنری ہیں نے مسلم ممالک کے فرمانرواؤں کے علاوہ بعض دوسرے ممالک کے سیاست دانوں کو بھی خطوط لکھے ہیں جن میں اس کتاب کو ضبط کئے جانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس وقت تک یہ کتاب مغربی افریقہ' مشرقی افریقہ اور پاکستان میں ضبط کی جا چکی ہے۔

> بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے جب (صاحب ایمان) کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم نصیر احمد صاحب قائد مجلس چک نمبر ج ب/۹۶ ضلع ٹوبہ کو مورخہ ۹۵-۴-۱۴ کو فٹ بال کھیلتے ہوئے چوٹ آگئی ہے اور بازو ٹوٹ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

نعم البدل

○ مکرم بشیر احمد کاشمیری صاحب مربی سلسلہ کی بیٹی عذرا عشرت جو تحریک وقف نو میں شامل تھی بعمر ۹ ماہ، بقضائے الٰہی یکم جنوری ۱۹۹۵ء کو وفات پاگئی۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ بی ایڈ فیڈرل کالج آف ایجوکیشن ایچ۔۹ اسلام آباد

○ کالج ہذا نے بی ایڈ کے یک سالہ تربیتی کورس میں سیشن ۹۶-۱۹۹۵ء کے لئے داخلہ کا اعلان کیا ہے پراسپکٹس داخلہ فارم کالج ہذا سے بعوض -/۳۰ روپے نقد دستی حاصل کئے جاسکتے ہیں یا -/۴۰ روپے کا پوسٹل آرڈر بھجوا کر بذریعہ ڈاک منگوائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹۵-۵-۱۸ مقرر ہے۔

شرائط داخلہ۔

۱۔ قابلیت۔ کم از کم بی اے/بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن

۲۔ عمر کی حد۔ ۲۵ سال

۳۔ نامکمل درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۹۵-۵-۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۱

انسان شاہراہ ترقی (دین حق) پر گامزن ہو یہ نہیں ہو سکتا کبھی گردنوں میں طوق لے کر بھی لوگوں نے دنیا کو مصیبتوں سے آزاد کروایا ہے اپ نے تو دنیا کو آزاد کروانا ہے آپ نے قوموں کی رستگاری کا موجب بننا ہے۔ آپ خود ان بندھنوں میں گرفتار ہوں تو کس طرح قوموں کو آزاد کروائیں گے اس لئے آپ یہ بھی جان لیں کہ اس کے نتیجہ میں جماعت کو جو نقصان پہنچتا ہے اس کا بوجھ بھی ان لوگوں پر پڑتا ہے یعنی دو طرح کے عذاب ان کے مقدر میں لکھے جاتے ہیں۔ ان جھگڑوں کے نتیجہ میں اگر ایک جماعت میں مثلاً سو کی جماعت ہے چار بھی جھگڑے والے پیدا ہو جائیں تو ساری جماعت برکتوں سے محروم ہو جاتی ہے۔ ایک اس فریق کی طرف ہو جاتا ہے دوسرا دوسرے فریق کی طرف ہو جاتا ہے۔ نیک کاموں سے محروم' نیک خیالات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ساری عمر اپنے جھگڑوں میں مبتلا' اپنے تصورات میں مبتلا کہ کس طرح فریق ثانی کو شکست دی جائے 'گواہیاں اکٹھی کر رہے ہیں' سارا روپیہ' سارا وقت برباد کر رہے ہیں۔ ان کو خدمت دین کی توفیق کس طرح مل سکتی ہے۔ ان باتوں سے دماغ پاک ہو ہلکا پھلکا ہو خدمت دین اور جماعت کی ترقیات کی سکیمیں سوچے تو کوئی لطف بھی ہے۔ ہر وقت کا یہ جھگڑا سر پر سوار' مقدمہ بازیاں' مصیبتیں اور پھر فیصلے ہوتے ہیں تو عمل نہیں کرتے کہتے ہیں ایک ثالثی پر ایک اور ثالثی بٹھائی جائے' اس پر ایک بٹھائی جائے۔ دس دس فیصلوں کے بعد آخر یہ درخواست کرتے ہیں کہ (امام جماعت) کو کہا جائے کہ آپ ہمارا فیصلہ کریں یعنی (امام جماعت) کا کام ہی اور کوئی نہیں ہے سوائے اس کے کہ آپ کی مصیبتیں بھی وہ اپنے سر سہیڑ لے اور دین کے کاموں میں اپنے دماغ کو صرف کرنے کی بجائے محض آپ کے جھگڑوں کے فیصلے نپٹانے میں غلطاں ہو جائے۔ اس کا کام یہ تو ہے کہ آپ کو پاک کرنے کی کوشش کرے' آپ کو ان جھگڑوں سے' آپ کے ذاتی تقویٰ کے معیار کو بلند کر کے آزاد کرانے کی کوشش کرے مگر یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ایک قاضی بن کر ہر وقت آپ کے جھگڑوں میں مبتلا رہے۔

(از خطبہ ۸۲-۱۱-۱۲)

بقیہ صفحہ ۳

ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے۔ تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے۔ جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 7- مئی-1995ء
گرمی کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی کی اپیل پر جزوی ہڑتال ہوئی پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا۔ کئی جگہ پر مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں بھی ہوئیں۔ دھیرکوٹ میں فائرنگ سے ۳۰ مظاہرین زخمی ہو گئے کئی مقامات پر گاڑیوں کو سخت نقصان پہنچا۔ پیپلز پارٹی کے اسحاق ظفر سمیت متعدد اہم کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ سڑکوں پر درخت گرا کر رکاوٹیں کھڑی کی گئیں۔ انتظامیہ فوری طور پر رکاوٹیں ختم کرتی رہی۔ کئی مظاہرین کو گرفتار کر کے شہر سے باہر لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔ دن بھر آنسو گیس چلتی رہی۔ مظفر آباد میں انتظامیہ نے جلد ہی سڑکیں صاف کر دیں۔ مظاہرین نے ایڈیشنل ایس پی اور ٹریفک پولیس کی گاڑی سمیت متعدد گاڑیاں تباہ کر دیں۔

○ آزاد کشمیر میں حکومت کو ہٹانے کے لئے پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کی طرف سے جو کال دی گئی تھی اس کے مطابق میرپور، راولاکوٹ، باغ، جاتلاں، پل منڈا، افضل پور، بھمبر، پیچیاں، برنالہ اور چھمب میں ہڑتال کامیاب رہی۔ جیالوں نے میرپور کی ناکہ بندی کئے رکھی۔

○ امریکہ اور جاپان کے درمیان ممکنہ تجارتی جنگ سے بچنے کے لئے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ اب امریکہ جاپان پر بھی سخت تجارتی پابندیاں لگائے گا۔ جاپانی تجارت کے زیر اثر امریکہ اور دوسرے ممالک میں ملازمتوں اور کاروباروں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا گیا ہے۔ ان پر شیخ اقبال سمیت چھ افراد کے قتل میں اعانت کا الزام ہے۔

○ لاڑکانہ کے قریب سے اغوا ہونے والے پی آئی اے کے دس مسافروں اور عملہ کا پندرہ دن گذرنے کے بعد بھی کوئی سراغ نہیں مل سکا انتظامیہ تھک کر ہار بیٹھی ہے۔ جنگلوں میں ڈاکوؤں کی تلاش کا اپریشن بھی بند کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ سندھ اور کراچی کی سیاسی جماعتوں سے بات چیت کر رہی ہیں کہ جو جماعت کراچی میں یقینی امن کی ضمانت لے لے اسے سندھ کی وزارت اعلیٰ پیش کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم نے دہشت گردی کی سیاست کے خاتمے کے لئے کبھی تعاون نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ احتساب سے کوئی نہیں بچ سکے گا یہ کہاں کی سیاست ہے کہ کروڑوں کے مالک ۵ سال میں اربوں روپے کے مالک بن گئے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے کئی ارکان ہماری طرف آ رہے ہیں۔ نواز شریف جلد تانگہ کی سیاست تک محدود ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ وارانہ تشدد پر قابو پا لیا گیا ہے۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ بلدیاتی انتخابات میں پیپلز پارٹی نے ۸۰ فیصد نشستیں طلب کر لی ہیں۔ پارٹی کے ضلعی صدروں نے ایک خصوصی اجلاس میں انتخابات جماعتی بنیادوں پر کرانے، ووٹروں کی فہرستوں پر نظر ثانی اور نئی حلقہ بندیاں قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر کے قصبے چرار شریف میں داخل ہو گئی ہے۔ مجاہدوں نے بھی اپنے مورچے سنبھال لئے ہیں۔ فوج آستانہ عالیہ سے صرف ۱۰۰ میٹر کی دوری پر ہے۔ شدید جھڑپوں کا خطرہ پیدا ہو جانے سے مرد عورتیں گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ آرڈیننس کے ذریعے قانون سازی مناسب نہیں۔ پنجاب میں نہ تو ایمرجنسی تھی اور نہ ایسے حالات تھے کہ بلدیاتی انتخابات کے متعلق آرڈیننس نافذ کر دیا جاتا۔

○ پاکستان کے ۷۳ عازمین حج شدید گرمی اور لو لگنے سے مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے ہیں۔

○ بی بی سی نے صدر فاروق لغاری کے دورۂ بھارت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر لغاری سیاسی فتح کا احساس لئے لوٹے ہیں۔ بھارت کو شرمندگی اٹھانی پڑی ہے۔ بھارتی حکام کو صدر لغاری سے کشمیری رہنماؤں کی ملاقات ہونے کا اندازہ نہیں تھا وہ اسے پروٹوکول کی خلاف ورزی کہتے ہیں۔ صدر لغاری نے اس وقت بھی کشمیریوں پر ظلم کے بارے میں اپنا موقف دوہرایا جب وہ میزبان وزیر اعظم بھارت کے ساتھ کھڑے تھے۔

○ زرعی ترقیاتی بینک نے ۱۸۔ ارب روپے کے واجبات کی وصولی کے لئے بھرپور مہم شروع کر دی ہے۔

○ پاکستان دوبارہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کا رکن منتخب ہو گیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ بینظیر حکومت بجٹ سے پہلے عوام کو اپنی کامیابی کا یقین دلانے کی کوشش تیز کر دے گی۔

بازیافتہ بٹوا

○ رحمت بازار سے ایک بٹوہ ملا ہے جس میں کچھ نقدی اور کاغذات وغیرہ ہیں جن صاحب کا ہو دفتر صدر صاحب عمومی سے حاصل کر لیں۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ مئی بروز منگل بدھ جمعرات الفضل کا دفتر بند رہے گا لہذا ان تاریخوں میں الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرما لیں۔

(مینیجر)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انور احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3 1/2 تا 7 بجے شام

مجلہ خدام الاحمدیہ ضلع گجرات

تاریخ احمدیت ضلع گجرات کے متعلق ایک یادگاری مجلہ شائع کرنے کا پروگرام ہے جس میں رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور خدمت سلسلہ کرنے والے احباب کے ایمان افروز واقعات شامل ہوں گے۔ ایسے بزرگان کے متعلق معلومات مع تاریخی اور مصدقہ حوالہ جات تصاویر درکار ہیں۔ احباب جو تصاویر وغیرہ مہیا کریں گے ایسی اشیاء استفادہ کے بعد واپس کر دی جاویں گی۔ 30 رجون 1995ء تک احباب مندرجہ ذیل پتہ پر تصاویر اور معلومات بھجوا دیں۔ ملتمس: چوہدری عبدالقادر غیور ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نمبردار مقیم کھاریاں قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں۔ بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار، اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیور یٹو انٹرنیشنل-ربوہ
ہیڈ آفس 771 (04524) نون کلینک 606 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)